مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

فریاد

لٹ رہا ہے عالم اسلام یوں فریاد ہے
کیسی آئی گردشِ ایام یوں فریاد ہے

مجلسِ اقوام امریکہ کی تابع بن گئی
سو گئی ہے غیرتِ اقوام یوں فریاد ہے

چارسو دنیا میں ہے مسلم خدایا خستہ حال
ہر جگہ رسوا ہے اور بدنام یوں فریاد ہے

غیرتِ ملّی دہائی دے رہی ہے آجکل
ناامیدی کی فضا ہے عام یوں فریاد ہے

رو رہی ہے مسجد اقصیٰ یہ ارض قدس بھی
خامشی کا یہ نہیں ہنگام یوں فریاد ہے

مرغزاروں لالہ زاروں یہ چناروں کی زمین
جل رہی ہے ہم کریں آرام یوں فریاد ہے

دیدۂ فانیؔ ہے اب مصروف گریہ روز و شب
کون ہے اب موردِ الزام؟ یوں فریاد ہے

۳۰ رجولائی ۱۹۹۲ء